السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک دکاندار نمک تیل وغیرہ کے ساتھ تمباکو اور سگریٹ بیڑی کی تجارت بھی کرتا ہے کیا اس کی تجارت جائز ہے؟ اور اس کی دعوت وصدقہ قبول کرنا جائز ہے؟ حدیث شریف میں آیا ہے: کل مسکر حرام وفی روایۃ اخری: نہی عن کل مسکر ومفتر آیا تمباکو مسکر آیا مسکر ومفتر میں شامل ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بعض علماء کے نزدیک تمباکو کو کھانا اور پینا ناجائز اور حرام ہے۔ کیوں کہ ان کی تحقیق میں تمباکو غیر عادی شخص کے حق میں مفتر (اعضاء میں سستی اور ڈھیلا پن پیدا کردینے والا اور ان کو سن اور بے حس فرماتی ہیں: نہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر کردینے والا) اور مضر (حواس کو مختل کردینے والا جسمانی قوی وافعال میں فتور خلل ڈالنے والا دوران سر میں مبتلا اور چلنے پھرنے سے بے بس کردینے والا) ہے اور حضرت ام سلمہ (ومفتر (مسند احمد ابوداود) ایک دوسری روایت میں ہے: الاان کل مسکر حرام وکل مفتر مخدر حرام (عون المعبود 135/10) بحوالہ کنز العمال

(قالا الخطابی: المفتر کل شراب یورث الفتور والرخوة فی الاعضاء والحذر فی الاطرف وہو مقدمة السکر نہی عن شربہ لئلا یکون ذریعة الی السکر انتہی (معالم السنن 265/5

قال شیخنا الاجل المبارکفوری فی شرح الترمذی (44/3): وَأَكْلُ التُّنْبَاكِ وَشُرْبُ دُخَانِهِ بِلَا مَرِيَّةٍ وَإِضْرَارُهُ عَاجِلًا ظَاهِرٌ غَيْرُ خَفِيٍّ وَإِنْ كَانَ لَأَحَدٍ فِيهِ شَكٌّ فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ وَزْنَ رُبُعِ دِرْهَمٍ أَوْ سُدُسِهِ ثُمَّ لِيَنْظُرْ كَيْفَ يَدُورُ رَأْسُهُ وَتَخْتَلُّ حَوَاسُّهُ وَتَتَقَلَّبُ نَفْسُهُ حَيْثُ لَا يَقْدِرُ أَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا أَوِ الدِّينِ بَلْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُومَ أَوْ يَمْشِيَ وَمَا هَذَا شَأْنُهُ فَهُوَ مُضِرٌّ بِلَا شَكٍّ

فَقَوْلُ الشَّوْكَانِيِّ وَلَا مِنْ جِنْسِ مَا يَضُرُّ آجِلًا أَمْ عَاجِلًا لَيْسَ بِصَحِيحٍ

وَإِذَا عَرَفْتَ هَذَا ظَهَرَ لَكَ أَنَّ إِضْرَارَهُ عَاجِلًا هُوَ الدَّلِيلُ عَلَى عَدَمِ إِبَاحَةِ أَكْلِهِ وَشُرْبِ دُخَانِهِ انتہی اور بعض علماء کے نزدیک تمباکو کا کھانا پینا محض مکروہ ہے حرام اونا جائز نہیں کیونکہ ان کا خیال میں اس کی حرمت وممنوعیت پر کوئی صریح دلیل موجود نہیں۔ وہ تمباکو کو مسکر میں داخل مانتے ہیں نہ مفتر میں۔

بعض علماء بلا کراہت اس کے جواز اور اباحت کے قائل ہیں قال الشوکانی: إِذَا تَقَرَّرَ هَذَا عَلِمْتَ أَنَّ هَذِهِ الشَّجَرَةَ الَّتِي سَمَّاهَا بَعْضُ النَّاسِ التُّنْبَاكَ وَبَعْضُهُمُ التُّوتُونَ لَمْ يَأْتِ فِيهَا دَلِيلٌ يَدُلُّ عَلَى تَحْرِيمِهَا وَلَيْسَتْ مِنْ جِنْسِ الْمُسْكِرَاتِ وَلَا مِنَ السُّمُومِ وَلَا مِنْ جِنْسِ مَا يَضُرُّ آجِلًا أَوْ عَاجِلًا فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهَا حَرَامٌ فَعَلَيْهِ الدَّلِيلُ وَلَا يُفِيدُ مُجَرَّدُ الْقَالِ وَالْقِيلِ انتہی پہلے گروہ کے نزدیک تمباکو کی کوئی تجارت ناجائز ہے اور اس کے تاجر کی دعوت وصدقہ قبول کرنا بھی درست ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ، قَالَ: فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ، فَقَالَ: «لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ، ثَلَاثًا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ» (سنن ابی داود

قال الشوکانی: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى إِبْطَالِ الْحِيَلِ وَالْوَسَائِلِ إِلَى الْمُحَرَّمِ، وَأَنَّ كُلَّ مَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَبَيْعُهُ حَرَامٌ لِتَحْرِيمِ ثَمَنِهِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ هَذِهِ الْكُلِّيَّةِ إِلَّا مَا خَصَّهُ دَلِيلٌ، وَالتَّنْصِيصُ عَلَى تَحْرِيمِ بَيْعِ الْبَيْتَةِ دوسرے اور تیسرے گروہ کے نزدیک تمباکو کو بیع وشرا جائز اور مباح ہے۔

والقول الرجح عندی: ہو من قول ذہب الی عدم اباحة اکل التبغ والشتن والتنباک وشرب دخانہ بالنار جیلا وغیرہا لاضرارہ عاجلا واما بیعہ فعلی السلم ان یجتنب ولا یتلوث ولا یتلطخ بہ واما من تلطخ بہ واشتغل بتجارتہ واکتسب بہ فلا اقول بحرمة کسبہ وذلک لاجل اختلاف العلماء فیہ فان اختلاف العلماء فی شئی یورث التخفیف فیہ.

صورت مسؤلہ میں اس دکان دار کی تجارت جائز ہے اور اس کی دعوت وصدقہ بھی درست ہے۔

اولا: اس لئے کہ وہ تمباکو کے ساتھ دوسری بہت سی غیر مختلف فیہ حلال جائز چیزوں کی تجارت کرتا ہے۔

ثانیا: اس لئے کہ خود تمباکو کے بارے میں علماء مختلف الرائے ہیں پس اس قدر تشدید وتغلیظ کہ اس کی بیع کو ناجائز وحرام کردیا جائے خلاف احتیاط ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 361

محدث فتویٰ